بلڈوزر کارروائی

سپریم کورٹ کے حکم کی اڑائی گئی دھجیاں

ملک میں سب سے پہلے اتر پردیش کی یوگی حکومت نے بلڈوزر کارروائی کی شروعات کی تھی اور پھر یہ عام سی چیز ہوگئی ہے، آس پاس کی ریاستیں بھی اس طریقہ کار کو اپنا چکی ہے، یہ پریشان کن اور سنگین مسئلہ بن چکا ہے، اس طرح ریاستی حکام کے ذریعہ کسی بھی جرائم اور خاص طور پر تشدد کے الزام میں گرفتار افراد کے گھروں اور جائیدادوں کی من مانی طور پر مسماری کی جاتی ہے۔ بلکہ کئی ماہر قانون اور ججوں نے بھی اس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ حال میں ناگپور تشدد میں اہم ملزم قرار دیئے گئے فہیم خان کے مکان کو مسمار کر دیا گیا۔

عدالت عالیہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ کسی پراپرٹی کو گرانے کے لیے بلڈوزر کا استعمال کرنا آئین پر بلڈوزر چلانے کے مترادف ہے، یہ قانون کی حکمرانی کے تصور کی نفی ہے اور اگر اس کی جانچ نہ کی گئی تو یہ ہمارے انصاف کی فراہمی کے نظام کی عمارت کو تباہ کر دے گا۔"

جسٹس بھیوان کے مشاہدات جسٹس بی آر گاوائی اور جسٹس کے وی وشوناتھن کی سپریم کورٹ کی بنچ کے ذریعہ انہدام کو غیر قانونی قرار دیئے جانے کے بعد سامنے آئے ہیں۔ فیصلے میں میونسپل حکام کے لیے تفصیلی رہنما خطوط فراہم کیے گئے ہیں کہ وہ کسی بھی جائیداد کو منہدم کرتے وقت عمل کریں۔ اس میں ایسی کارروائیوں کو انجام دینے والے اہلکاروں پر ذاتی ذمہ داری مقرر کی۔

عدالتی فیصلے اور مشاہدات کے بعد کے باوجود، فیصلے کے بعد سے، جرائم کے الزام میں لوگوں کے گھروں کی من مانی مسماری جاری ہے، یہ ایک ایسا عمل جسے اب "بلڈوزر انصاف" کے نام سے مشہور کیا جا رہا ہے۔ کئی معاملات میں سپریم کورٹ نے بعض مواقع پر متاثرین کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کو کہا اور کئی میں اس نے نوٹس جاری کیا ہے یا مسمار کرنے پر روک لگا دی ہے۔

اگرچہ ملک کا قانون ایک تعزیری اقدام کے طور پر جائیدادوں کو منہدم کرنے کی اجازت نہیں دیتا، لیکن یہ عمل عام ہوگیا ہے، خاص طور پر بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت والی ریاستوں میں بے رحمی سے کارروائی جاری ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کے مطابق، 2022 کے چار مہینوں کے درمیان ملک میں بی جے پی کی حکومت والی چار ریاستوں اور ایک عام آدمی پارٹی کی حکومت والی ریاست میں میونسپل حکام نے سو سے زائد ڈھانچے بلڈوزر سے مسمار کر دیئے اور ان میں زیادہ تر کا تعلق مسلمانوں سے تھا۔

تین مفاد عامہ کی عرضیوں نے سپریم کورٹ میں ان کارروائیوں کو چیلنج کیا۔ نومبر میں، عدالت نے ان حالات کے بارے میں تفصیلی ہدایات جاری کیں، جن کے تحت انہدام کی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ جیسے 15 دن پہلے شوکاز نوٹس جاری کیے بغیر کوئی بھی مسماری آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اس کے علاوہ، متعلقہ شخص یا ادارے کو ذاتی سماعت دی جانی چاہیے۔ حتمی حکم میں متاثرہ فریق کے دلائل، مکانات اور رہائشی ڈھانچوں کو سرکاری منظوری کا آپشن اور انہدام کی ضرورت کا تعین کرنا چاہیے۔ متاثرہ فریقوں کو کارروائی سے پہلے اپیل کے لیے 15 دن کا وقت دیا جائے گا۔ اگر مالک 15 دنوں کے اندر غیر مجاز تعمیرات کو نہیں ہٹاتا ہے، تو حکام انہدام کے عمل کو آگے بڑھا سکتے ہیں، بشرطیکہ اعلیٰ حکام کی طرف سے کوئی روک نہ ہو۔

اگر انہدامی کارروائیاں ہوتی ہیں، تو ان کی ویڈیو ریکارڈ کی جانی چاہیے، پورٹس میونسپل کمشنر کو پیش کی جائیں اور عوامی طور پر پوسٹ کی جائیں۔ عدالت نے کہا کہ غیر قانونی مسمار کرنے والے افسران جائیداد کی بحالی اور اس کے مالکان کو معاوضہ ادا کرنے کی ذاتی ذمہ داری لیتے ہیں۔ عوامی مقامات جیسے سڑکوں، فٹ پاتھوں یا آبی ذخائر کے قریب اور عدالت کے حکم سے مسمار کرنے کے معاملات پر غیر قانونی ڈھانچے پر لاگو نہیں ہوتے ہیں۔

حال میں ناگپور کے فہیم خان کو تشدد کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ ان کا قصور یہ تھا کہ انھوں نے مذہبی جذبات سے کھیلنے والوں کو خبردار کیا تھا اور انتباہ دیا تھا کہ ان اقدامات سے شہر کا امن و امان تباہ ہو جائے گا۔ اگر فہیم خان واقعی قصوروار ہیں تو ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے، غیر منصفانہ نہیں۔ یاد رہے کہ سپریم کورٹ نے نام نہاد بلڈوزر انصاف کے خلاف سخت احکامات جاری کیے تھے اور حکومت و انتظامیہ کو ہدایت دی تھی کہ بغیر نوٹس دیے کسی کے مکان کو منہدم نہیں کیا جاسکتا۔ عدالت کے مطابق کسی جرم کی پاداش میں مکان کو منہدم کر دینا خلاف قانون ہے۔ لیکن ناگپور میونسپلٹی نے فہیم خان کے مکان کو اسی طرح بلڈوز کر دیا جس طرح اور دوسرے معاملات میں لوگوں کے مکانات گرائے گئے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ انہدامی کارروائی کے دوران کارروائی روک دینے کے لیے بامبے ہائی کورٹ کا حکم آگیا اور کارروائی رک گئی۔ لیکن تب تک مکان مسمار کیا جاچکا تھا۔

بمبئی ہائی کورٹ کی ناگپور بنچ نے حالیہ فسادات میں ملوث افراد کے رشتہ داروں کے گھروں کو مسمار کرنے پر روک لگا دی، یہ فیصلہ دیا کہ ناگپور میونسپل کارپوریشن (این ایم سی) کی کارروائی کو قانونی جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ درخواست گزاروں کا موقف تھا کہ مسماری من مانی اور سپریم کورٹ کے رہنما اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ یہ درخواستیں 69 سالہ مہرالنسا، اہم ملزم فہیم خان کی والدہ اور عبدالحفیظ نے دائر کی تھیں، جن کے رشتہ دار کو گزشتہ ہفتے کے فسادات میں نامزد کیا گیا تھا۔ عدالت کی مداخلت سے پہلے جہاں فہیم خان کا گھر مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا، وہیں ہائی کورٹ کے حکم کے بعد حافظ کی مسماری روک دی گئی۔

ایم آر ٹی پی نے مہاراشٹر ریجنل اینڈ ٹاؤن پلاننگ اور دیگر ایکٹ کے تحت انہدام کے نوٹس 21 مارچ کو دیا، تاہم، درخواست گزاروں نے استدلال کیا کہ نوٹس سپریم کورٹ کے 13 نومبر 2024 کے فیصلے سے متصادم ہیں، عدالت عظمیٰ نے واضح طور پر کہا تھا کہ جائیدادوں کو صرف اس لیے منہدم نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے مالکان یا متعلقہ افراد فوجداری مقدمات میں ملزم ہیں۔

درخواست گزاروں نے استدلال کیا کہ ان کے تعمیراتی منصوبے تمام ضروری اجازتوں کے ساتھ 2003 میں منظور کیے گئے تھے، اس کے بعد کے سالوں میں حکام کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ جسٹس تن سمبرے اور وروشالی جوشی کی ایک ڈویژن بنچ نے عبوری راحت دی، شہری ادارے کو حکم دیا کہ معاملے کی تفصیل سے سماعت ہونے تک مزید انہدام کو روک دیا جائے۔ عدالت نے این ایم سی کو آئندہ سماعت سے پہلے اپنا جواب داخل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ اتر پردیش حکومت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مہاراشٹر میں بھی ملزمین کے مکانات منہدم کرنے کی کارروائی سراسر سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔

یہ عجیب بات سامنے آئی ہے کہ کوئی شخص کسی معاملے میں صحیح یا غلط ملزم بنایا جاتا ہے تو اسی وقت انتظامیہ کو اس کے مکان کے غیر قانونی ہونے اور بغیر نقشے منظور کروائے مکان کی تعمیر کا انکشاف ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستان میں جو لاکھوں اور کروڑوں مکانات ہیں وہ تمام نقشے منظور کرانے کے بعد ہی تعمیر کرائے گئے ہیں۔ اگر نہیں اور ایسا بالکل نہیں ہے تو پھر منتخب افراد کے مکانات کو ہی غیر قانونی قرار دے کر کیوں منہدم کیا جاتا ہے۔ اس معاملے کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ ملک کی سب سے بڑی عدالت کی جانب سے ایسی کارروائیوں کے خلاف فیصلہ دینے کے باوجود یہ سلسلہ جاری ہے۔

ان تمام ہدایات اور مشاہدات کے باوجود ملک کی کئی ریاستوں میں عدالتوں کے حکم اور ججوں کے بیانات کی کوئی پرواہ نہیں کی جارہی ہے، بلکہ کئی وزرائے اعلیٰ اور کابینہ وزیر ان کارروائیوں کو حق بجانب قرار دیتے ہیں اور عدالتی روک آنے سے قبل ہی کارروائی میں ملزم کے مکان کو مسمار کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسی کارروائیاں توہین عدالت کے زمرے میں آتی ہیں۔ لیکن انتظامیہ کے افسران کو اس کی بھی پروا نہیں ہے۔ ادھر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سپریم کورٹ بھی ایسے لوگوں کے آگے بے بس ہے۔ وہ صرف سخت تبصرے کرنے یا احکامات جاری کرنے کے علاوہ کوئی اور قدم اٹھانے کی پوزیشن میں نظر نہیں آتا۔ ویسے فی الحال اتر پردیش میں سپریم کورٹ نے میونسپل کارپوریشن کو مسمار مکانات کی تعمیر کا سخت ترین حکم دیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان بلڈوزر کارروائیوں کے ذریعے سپریم کورٹ کے حکم کی دھجیاں اڑا دی گئیں۔

9867647741

اداریہ

تہواروں کا پیغام: اتحاد، امن اور بھائی چارہ

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنے روحانی اختتام کو پہنچا، عید الفطر کی خوشیاں دروازے پر دستک دے رہی ہیں آج ہم عید الفطر منا رہے ہیں، وہیں نوراتری جیسے مبارک دن بھی شروع ہو چکے ہیں۔ یہ وہ لمحہ ہے جب عبادت، روزہ، ریاضت، پوجا، بھجن اور دعائیں انسان کو اس کے خالق سے جوڑتی ہیں اور انسانیت کو ایک دوسرے سے قریب لاتی ہیں۔ ان مواقع پر نہ صرف مذہبی جذبہ عروج پر ہوتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، باہمی رواداری اور اخوت بھی اپنی بہترین شکل اختیار کرتی ہے۔ یہ دن محض عبادت یا رسوم و رواج کے نہیں بلکہ ایک دوسرے کی خوشی میں شریک ہونے، دل جوڑنے اور فاصلے مٹانے کے دن ہیں۔ جب مسلمان افطار بانٹتے ہیں، ہندو بھنڈارے لگاتے ہیں، اور ایک دوسرے کے لیے دعائیں مانگتے ہیں، تو یہ منظر ہندوستان کی اصل روح کی عکاسی کرتا ہے — گنگا-جمنی تہذیب، جو صدیوں سے ہمارا فخر رہی ہے۔ جموں وکشمیر کیمساجد، زیارتوں، درگاہوں، مناد ر میں عبادت، پوجا کی رونقیں ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ ایسے مقدس ایام میں بھی ہمارے گلدستہ جیسے ملک ہندوستان میں بعض عناصر نفرت کے بیج بونے سے باز نہیں آتے۔ کبھی سڑک پر نماز کو مسئلہ بنا دیا جاتا ہے، تو کبھی تہواروں کو سیاسی ہتھیار بنا کر عوام کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نفرت انگیز بیانات، سوشل میڈیا پر زہر افشانی اور فرقہ پرست بیانیے نہ صرف ملک کے اتحاد کو چیلنج کرتے ہیں بلکہ تہذیب وتمدن پر بھی سوالیہ نشان لگاتے ہیں۔

یہ وقت ہے کہ ہم بحیثیت قوم یہ طے کریں کہ ہم کس سمت جانا چاہتے ہیں — محبت وبھائی چارے کی جانب یا نفرت اور انتشار کے گڑھے کی طرف؟ ملک کو آگے لے جانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم نفرت کی سیاست کو مسترد کریں اور ان آوازوں کو تقویت دیں جو امن، دوستی، اور انسانیت کی بات کرتی ہیں۔ حکومت ہو یا عوام، علما ہوں یا پنڈت، اساتذہ ہوں یا طلبہ — سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ دلوں کو جوڑنے والا بیانیہ اپنائیں، ایک دوسرے کے عقیدے کا احترام کریں اور مذہب کو آپسی نفرت کا ذریعہ بننے سے بچائیں۔ تہوار ہمیں تقسیم کرنے کے لیے نہیں بلکہ جوڑنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اگر ہم ان مواقع پر بھی ایک دوسرے کے ساتھ نہ کھڑے ہو سکے، تو کب ہوں گے؟ آئیے، اس عید اور نوراتری پر، ہم عہد کریں کہ ہم صرف چراغ نہیں جلائیں گے بلکہ دل بھی روشن کریں گے۔ محبت پھیلائیں گے، نفرت مٹائیں گے، اور ہندوستان کو وہی بنائیں گے جس کے خواب ہمارے بزرگوں نے دیکھے تھے — ایک ایسا وطن، جہاں ہر مذہب، ہر عقیدہ اور ہر انسان برابر ہو۔

اختتام پر یہی دعا ہے: خدا کرے کہ محبت عام ہو جائے عداوتوں کا کہیں نام ونشاں نہ رہے۔

سبھی کو عید مبارک مگر فلسطین کو کفن مبارک

عید کا معنی خوشی ہوتا ہے اس لئے اس دن دنیا کا ہر مسلمان انتہائی خوش ہوتا ہے ہر مسلمان رمضان کی پہلی تاریخ سے عید الفطر کا انتظار کرتا ہے اس ماہ کو عبادت، رغبت، خشوع وخضوع، ذکر واذکار، صدقہ فطر، زکوۃ کی ادائیگی، نیکی، حسن معاملات اور فلاح وبہبود کے عمل کیساتھ گزارتا ہے ایک ماہ کی مکمل عبادت کے بعد مسلمانوں کی کثرت سے عبادت اور ذکر واذکار کے عوض اللہ کی جانب سے گناہوں سے نجات ومغفرت کا سرٹیفکٹ و تحفہ عطا کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہر مسلمان خوش ہو جاتا ہے اسلام کے اندر پورے سال میں صرف دو تہوار یعنی دو عیدیں منائی جاتی ہیں (۱) ایک عید الفطر (۲) دوسری عید الاضحی۔ دنیا کے تمام مذاہب وملت کے اندر سال میں بہت سے تہوار منائے جاتے ہیں یہ تمام باطل تہوار ماضی میں پیش آنے والے کسی نہ کسی اہم واقعات کی یاد میں منائے جاتے ہیں جیسے (کرسمس) حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش کی وجہ سے منائی جاتی ہے ایسے ہی کسی کی یوم پیدائش کی وجہ سے یوم ولادت یعنی (BIRTHDAY) منائے جاتے ہیں کسی کی شادی کے سال گزرنے پر سالگرہ (ANNIVERSARY) بہت ہی دھوم دھام سے منائے جاتے ہیں ایسے ہی یہودی حضرت موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملنے کی وجہ سے تہوار اور جشن مناتے ہیں ہندو اور کفار و مشرکین اور تمام باطل مذاہب کے یہاں تہوار ماضی کے کسی نہ کسی قصہ کہانی یا واقعات سے وابستہ ہوتے ہیں لیکن اسلام کے تہوار کو صرف تہوار نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ تہوار صرف نام کے ہیں اصل میں عبادت ہے اور عبادت کی تکمیل کی وجہ سے منائے جاتے ہیں جو ماضی کے واقعات سے وابستہ نہیں ہوتے ہیں عید الفطر یکم شوال کو منائی جاتی ہے اور عید الاضحی دس ذی الحجہ کو منائی جاتی ہے ان دونوں تاریخوں میں کوئی واقعہ پیش نہیں آیا، اسلام میں تہوار کے لئے ماضی کا کوئی ایسا واقعہ وابستہ نہیں ہے جو آکر ختم ہوگیا اور ان کی یاد میں خوشی منائی جاتی ہے عید الفطر پورے ماہ عبادت کے اندر مشغول رہنے، کھانا پینا

فہیم حمید ندوی

چھوڑنے، نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کے عوض اللہ کی جانب سے خوشی اور انعام کے طور پر عطا کیا گیا۔ اسی طرح عید الاضحی حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفہ ۹ ذی الحجہ کو ادا کرنے اور اللہ کی عظیم عبادت کی تکمیل کے اگلے دن دس ذی الحجہ کو عید الاضحی ادا کی جاتی ہے، اس کے ساتھ ہی اللہ نے یہ سبق وپیغام بھی دیا کہ ماضی کے واقعات جو ایک مرتبہ آئے اور ختم ہو جائے، اس بنیاد پر عید نہیں، لہذا محض پرانے واقعات پر خوشی وعید مناتے رہنا صاحب ایمان کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ صاحب ایمان کی صفت بھی نہیں ہے بلکہ اپنے اعمال کو دیکھنا ہے اگر ہمارے اعمال اچھے ہیں تو خوشی اور عید منانی ہے اور اگر ہمارے اعمال برے ہیں تو رنج وندامت کا اظہار کرنا ہے عید الفطر کو یوم الجائزہ بھی کہتے ہے کیونکہ عید الفطر اللہ کی جانب سے پورے مہینے کی عبادتوں پر انعام ومغفرت کا دن ہوتا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میرا بندہ سارا دن میرے حکم کی تعمیل اور عظمت کے خیال میں گزار دیتا ہے اس صفت کی وجہ سے یوم الجائزہ بھی کہا گیا ہے بندوں کی عبادت کی بدولت ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب روزہ دار عید کے دن عید گاہ جاتا ہے اور عید گاہ سے گھر واپس آتا ہے تو اس حالت میں آتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے عید ایک ایسا دن ہوتا ہے جس دن ہر مسلمان کے جسم پر ہر ایک چیز بالکل نئی ہوتی ہے ہر چیز نئی استعمال کرتا ہے دنیا کے ہر ایک مسلمان کے گھر میں خوشی ہوتی ہے نئے کپڑے ہوتے ہیں نئے جوتے ہوتے ہیں نئے پکوان ہوتے ہیں جسم کا ہر عضو مہکتا اور چمکتا ہے اس دن ہر بوڑھا، جوان، مرد، وعورت اور بچے نہایت ہی مسرت محسوس کرتے ہیں گھر کا ہر ایک حصہ ہنستا مسکراتا ہے اسلام ایک خوبصورت مذہب ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور خوبصورت حکمت عملی پر مبنی ہے۔ عید الفطر کے دن پوری دنیا کے مسلمان ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد پیش کرتے ہیں ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہیں بھائی بھائی سے گلے ملتا ہے دوست دوست کو مبارکباد کہتا ہے پڑوسی اور رشتے داروں کو گلے لگاتے ہیں ایک دوسرے کے لئے فطرہ کا انتظام کرتے ہیں غریبوں اور مسکینوں کے لئے زکوۃ نکالتے ہیں ہر ایک بڑا اپنے چھوٹے کو عیدی دیتا ہے اس دن ہر چھوٹا قصداً بڑوں کو عیدی ملنے کی امید میں سلام کرتا ہے یہ اسلام کی خوبصورتی ہے لیکن امسال عید الفطر کے دن پوری دنیا کے مسلمان عید کی خوشیاں منائیں گے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد پیش کریں گے مگر میرے فلسطین کے بھائیوں کو کون عید کی مبارکباد پیش کرے گا جہاں مظلوم فلسطینیوں کو ہلاک و برباد کیا جا رہا ہے جہاں معصوم بچے یتیم ہو رہے ہیں جہاں عورتی بیوہ ہو رہی ہیں

جہاں باپ کا سایہ ختم ہو رہا ہے
جہاں انسانیت ختم ہو رہی ہے جہاں اللہ کے نیک ومجاہد بندوں کو تکلیف دی جا رہی ہیں جہاں خون کی ہولی ہو رہی ہیں جہاں عید کے لئے خون سے رنگے ہوئے کفن تیار کئے جا رہے ہیں جہاں عید کی نہیں کفن کی مبارکبادی پیش کی جا رہی ہیں جہاں کوئی پرسان حال نظر نہیں آرہا ہے جہاں ساری مسلم ممالک بالخصوص مسلم حکمراں خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں کچھ نہیں کر رہے ہیں کوئی حکمت عملی نہیں ہے کوئی باطل کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہے مٹھی بھر اسرائیلی فلسطینیوں کو عید کی مبارکباد کی جگہ کفن مبارک پیش کر رہے ہیں میں یہاں بالخصوص ایران وترکی وغیرہ کی حکومت کو ان کی ہمت وجرات کے لئے مبارکباد دیتا ہوں سلام کرتا ہوں اور اپنے حقیقی عید کا اظہار کرتا ہوں کہ عالم اسلام میں امت مسلمہ کے دکھ درد کو سمجھنے اور باطل سے ٹکرانے کے لئے اللہ کا نیک بندہ اور مجاہد بن کر ڈٹ کر کامیاب وبھرپور کوشش کر رہے ہیں اللہ انہیں توفیق عطا فرمائیں، ان کے حوصلوں کو پروان چڑھائیں ان کی غیب سے مدد فرمائیں اور ان کے مقصد کو قبول وکامیاب کریں۔ آمین۔ اس عید الفطر ہمیں غور وفکر کرنے، آپسی مفاد کو چھوڑنے اور محض اسلام کی خاطر ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی اشد ضرورت ہے صرف اکیلے عید نہیں ہوتی ہے عید مل جل کر ہوتی ہے ایک دوسرے کی خوشی میں عید ہوتی ہے ہم اپنے اندر

غیرت پیدا کریں منافقت کی صفت چھوڑ دیں، دنیاوی لالچ کو ترک کر دیں، اللہ کی دین کے خاطر ایک ہو جائیں، بزدل نہ بنیں، مسلمان بزدل ہو نہیں سکتا، مسلمان اللہ کے سوا کسی سے ڈر نہیں سکتا، مسلمان موت سے بھی نہیں ڈرتا، مسلمان تو ہمہ وقت شہادت کی شوق میں زندگی گزارتا ہے ہمیں ہر ظلم و ناانصافی کا جواب دینا ہے اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے ہمارے اور سبھی مسلمانوں کے لئے الحمد للہ خوشی کا دن ہے ہمیں اپنے فلسطینی بھائیوں کے بارے میں دعا کرنی ہے اور حتی الامکان جس طرح ممکن ہو سکیں مدد و اعانت کرنی ہے مدارس ومساجد کی حفاظت کرنی ہے وقف ترمیمی بل کے خلاف آواز بلند کرنی ہے۔ آمین۔ عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو عید کی بہت بہت مبارکباد۔

9708127257